Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون ۲۴۹

إِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَّشَاءُ ۔ عَسٰى أَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم منگل

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily
ALFAZL
RABWAH

قیمت فی پرچہ ۳۰ پیسے

جلد ۶۴/۲۹	۲۹ شوال ۱۳۹۵ھ ۔ ۴ نبوت ۱۳۵۴ ہش ۔ ۴ نومبر ۱۹۷۵ء	نمبر ۲۵۰

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۴ نبوت۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق محترم صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب کی مرسلہ آج صبح کی اطلاع یہ ہے کہ حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ

احباب توجہ اور التزام کے ساتھ دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ حضور کو صحت و سلامتی کے ساتھ رکھے۔ عمر میں غیر معمولی برکت ڈالے اور ہر لحہ اپنی نصرت اور تائید سے نوازتا رہے۔ آمین

نائیجیریا سے اطلاع موصول ہوئی ہے کہ عزیزم برادرم مولوی محمد اجمل صاحب شاہد ایم۔اے امیر و مشنری انچارج نائیجیریا بہت بیمار ہیں۔ تا حال مرض کی تشخیص نہیں ہو سکی۔

احباب خاص طور پر اپنے مجاہد بھائی کے لئے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ انہیں اپنے فضل سے کامل شفا عطا فرمائے اور خدمتِ دین کی زیادہ سے زیادہ توفیق بخشے۔ آمین

(محمد عمر بشیر احمد امیر جماعتِ احمدیہ چنیوٹ)

وقفِ جدید کے خصوصی معاونین میں شامل ہوں

وقفِ جدید سلسلہ کی ایک اہم تحریک ہے۔ ایسے احباب ثروت جن کو خدا تعالیٰ نے فراخی عطا فرمائی ہے وقفِ جدید کے خصوصی معاونین میں شمولیت فرما کر خدا تعالیٰ کے خصوصی انعامات کے وارث بنیں۔

(ناظم مال وقفِ جدید ربوہ)

حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ کا ارشاد

"آئندہ چندہ جلسہ سالانہ لازمی ہوگا" (شوریٰ ۱۹۳۸ء)

(ناظر بیت المال آمد ربوہ)

ضروری اعلان

آئندہ ہر ہفتہ صرف اتوار کو صبح دس بجے سے ایک بجے تک سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے ساتھ ملاقات ہو سکے گی۔ انشاء اللہ۔

احباب نو بجے صبح تک دفتر پرائیویٹ سیکرٹری میں تشریف لا کر نام نوٹ کروا دیں۔

(پرائیویٹ سیکرٹری)

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

صالحین اور عباد الرحمٰن کی کبھی اللہ تعالیٰ سے جنگ نہیں ہوتی

وہ رضا بالقضاء کے مقام پر ہوتے ہیں اور شرح صدر کے ساتھ ہر تقدیر کو ماننے کیلئے تیار ہو جاتے ہیں

"نفسِ مطمئنہ کی تاثیروں میں سے یہ بھی ہے کہ وہ اطمینان یافتہ لوگوں کی صحبت میں اطمینان پاتے ہیں۔ امّارہ والے میں نفسِ امّارہ کی تاثیریں ہوتی ہیں۔ اور جو شخص نفسِ مطمئنہ والے کی صحبت میں بیٹھتا ہے اس پر بھی اطمینان اور سکینت کے آثار ظاہر ہونے لگتے ہیں اور اندر ہی اندر اسے تسلی ملنے لگتی ہے۔ مطمئنہ والے کو پہلی نعمت یہ دی جاتی ہے کہ وہ خدا تعالیٰ سے آرام پاتا ہے جیسے فرمایا یا ایتھا النفس المطمئنۃ ارجعی الی ربک راضیۃ مرضیۃ یعنی اے خدا تعالیٰ میں آرام یافتہ نفس اپنے ربّ کی طرف آجا وہ تجھ سے راضی اور تُو اس سے راضی۔ اس میں ایک باریک نکتہ معرفت ہے جو یہ کہا کہ خدا تجھ سے راضی تو خدا سے راضی۔ بات یہ ہے کہ جب تک انسان اس مرحلہ پر نہیں پہنچتا اور لوامہ کی حالت میں ہوتا ہے اس وقت تک خدا تعالیٰ سے ایک قسم کی لڑائی رہتی ہے یعنی کبھی کبھی وہ نفس کی تحریک سے نافرمانی بھی کر بیٹھتا ہے لیکن جب مطمئنہ کی حالت پر پہنچتا ہے تو اس جنگ کا خاتمہ ہو جاتا ہے اور اللہ تعالیٰ سے صلح ہو جاتی ہے اس وقت وہ خدا سے راضی ہوتا ہے اور خدا اس سے راضی ہو جاتا ہے کیونکہ وہ لڑائی بھڑائی بالکل جاتی رہتی ہے۔

یہ بات خوب یاد رکھنی چاہیئے کہ ہر شخص خدا تعالیٰ سے لڑائی رکھتا ہے بعض اوقات ایسا ہوتا ہے کہ وہ خدا تعالیٰ کے حضور دعائیں کرتا ہے اور بہت ساری امانی اور امیدیں رکھتا ہے لیکن اس کی وہ دعائیں نہیں سُنی جاتیں یا خلافِ امید کوئی بات ظاہر ہوتی ہے تو دل کے اندر اللہ تعالیٰ سے ایک لڑائی شروع کر دیتا ہے۔ خدا تعالیٰ پر بدظنی اور اس سے ناراضگی کا اظہار کرتا ہے لیکن صالحین اور عباد الرحمٰن کی کبھی اللہ تعالیٰ سے جنگ نہیں ہوتی کیونکہ وہ رضا بالقضا کے مقام پر ہوتے ہیں۔ اور سچ تو یہ ہے کہ حقیقی ایمان اس وقت تک پیدا ہو ہی نہیں سکتا جب تک انسان اس درجہ کو حاصل نہ کرے کہ خدا تعالیٰ کی مرضی اسکی مرضی ہو جائے۔ دل میں کوئی کدورت اور تنگی محسوس نہ ہو بلکہ شرح صدر کے ساتھ اس کی ہر تقدیر اور قضا کے ماننے کو تیار ہو۔ اس آیت میں راضیۃ مرضیۃ کا لفظ اسی کی طرف اشارہ کر رہا ہے۔ یہ رضا کا اعلیٰ مقام ہے جہاں کوئی ابتلاء باقی نہیں رہتا۔ دوسرے جس قدر مقامات ہیں وہاں ابتلا کا اندیشہ رہتا ہے۔" (ملفوظات جلد ششم صـ ۲۴۹، ۲۵۰)

پبلشر: مسعود احمد ۔ پرنٹر: سید عبد الحی ۔ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ ۔ مقامِ اشاعت: دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

رپورٹ نمبر ۲۲ بابت ۹؍اکتوبر تا ۱۳؍اکتوبر ۱۹۷۵ء

لندن میں سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی مصروفیت

حضور نے ۱۰؍اکتوبر کو مسجد فضل لندن میں نماز جمعہ پڑھائی اور بصیرت افروز خطبہ ارشاد فرمایا

"حقیقی مومنوں کے لئے مستقبل کو سنوارنے کی فکر رکھنا اور ہر دم اس کے لئے کوشاں رہنا ازبس ضروری ہے"

"جو لوگ خدا کو بھول جاتے ہیں خدا انہیں انکی فلاح بھلا دیتا ہے اور انہیں بہت ہولناک انجام سے دوچار ہونا پڑتا ہے"

"انگلستان کے ماحول میں رہنے والوں پر خدائی احکام بجالاکر مستقبل سنوارنے کی ذمہ داری بدرجۂ اولیٰ عائد ہوتی ہے"

(الفضل کے نامہ نگار خصوصی کے قلم سے):۔

لندن (بذریعہ ڈاک)۔ پچھلے دنوں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے علالت اور ناسازیٔ طبع کے باوجود ۱۰؍اکتوبر ۱۹۷۵ء کو مسجد فضل لندن میں تشریف لاکر نماز جمعہ پڑھائی اور نماز سے قبل ایک بصیرت افروز خطبہ ارشاد فرماتے ہوئے قرآن مجید کی رُو سے اِس امر پر زور دیا کہ حقیقی مومنوں کے لئے یہ امر ازبس ضروری ہے کہ وہ مستقبل کو سنوارنے کی فکر رکھیں اور ہر دم اور ہر آن اس کیلئے کوشاں رہیں۔ اس کا طریق یہ ہے کہ وہ تقویٰ اللہ پر قائم ہو کر خدا تعالیٰ کو کسی حال میں بھی نہ بھولیں کیونکہ جو لوگ خدا تعالیٰ کو بھول جاتے ہیں وہ انہیں اُن کی اپنی اور اپنی نسلوں کی فلاح بھلا دیتا ہے اور پھر انہیں اس دُنیا میں بھی اور اگلے جہان میں بھی بہت ہولناک انجام سے دوچار ہونا پڑتا ہے۔ آخر میں حضور نے انگلستان کے احباب کو خاص طور پر مخاطب کر کے ان پر یہ امر واضح فرمایا کہ ان کے لئے بدرجۂ اولیٰ یہ ضروری ہے کہ وہ جس ماحول میں زندگی بسر کر رہے ہیں اس کا کوئی اثر قبول نہ کریں اور پورے تعہد کے ساتھ خدائی احکام بجالاکر اُس کی منشاء کے مطابق اپنا مستقبل سنوارنے میں کوئی کسر اُٹھا نہ رکھیں۔

لندن میں حضور ایدہ اللہ کی مصروفیات کی رپورٹ اور مذکورہ بالا خطبۂ جمعہ کا کسی قدر تفصیلی خلاصہ ذیل میں ہدیۂ قارئین ہے:۔

۹؍اکتوبر ۱۹۷۵ء بروز جمعرات

حضور ایدہ اللہ انفلوانزا کی شکایت اور گلے اور جسم میں درد کے باوجود آج صبح دس بجے دفتر میں تشریف لاکر ایک بجے دوپہر تک ڈاک ملاحظہ فرمانے میں مصروف رہے اور آمدہ خطوط کے جواب لکھوائے نیز بعض احباب کو شرفِ ملاقات بخشا۔

ناسازیٔ طبع کے باعث آج حضور مسجد میں نمازیں پڑھانے تشریف نہیں لاسکے۔ تاہم رات کسی قدر طبیعت بہتر ہو جانے پر مشن ہاؤس کی تیسری منزل میں تشریف لاکر ۹½ بجے سے ۱۰½ بجے تک ۱۹۷۳ء کے اپنے دورہ برطانیہ کی متحرک فلم ملاحظہ فرمائی۔ یہ فلم مکرم بشیر احمد خان صاحب رفیق امام مسجد لندن نے پراجیکٹر کے ذریعہ دکھائی۔ اس موقع پر بعض اور احباب کو بھی حضور کی معیت میں یہ تاریخی فلم دیکھنے کا موقع ملا۔

۱۰؍اکتوبر ۱۹۷۵ء بروز جمعہ

آج حضور پونے دو بجے بعد دوپہر نماز جمعہ پڑھانے کی غرض سے مسجد فضل لندن میں تشریف لائے حضور کے تشریف لانے پر حضور کی اجازت سے نائیجیریا کے مکرم نورالدین اکنڈیلی نے اذان دی۔ بعدہٗ حضور نے جو بصیرت افروز خطبہ ارشاد فرمایا اس کا خلاصہ اپنے الفاظ میں ذیل میں ہدیۂ قارئین ہے:۔

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور نے قرآن مجید کی حسب ذیل آیات تلاوت کیں:۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَلْتَنْظُرْ نَفْسٌ مَّا قَدَّمَتْ لِغَدٍ ۚ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ۭ اِنَّ اللّٰهَ خَبِيْرٌۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ۝ وَلَا تَكُوْنُوْا كَالَّذِيْنَ نَسُوا اللّٰهَ فَاَنْسٰىهُمْ اَنْفُسَهُمْ ۭ اُولٰۗىِٕكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ ۝ لَا يَسْتَوِيْٓ اَصْحٰبُ النَّارِ وَاَصْحٰبُ الْجَنَّةِ ۭ اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ هُمُ الْفَاۗىِٕزُوْنَ ۝

(الحشر آیات ۱۹ تا ۲۱)

اور پھر ان آیاتِ کریمہ کی تفسیر کرتے ہوئے فرمایا۔ ان آیات میں ایک مضمون تسلسل سے بیان ہوا ہے۔ اِس وقت میں اِس مضمون کی تفصیل میں تو نہیں جاسکوں گا کیونکہ عید کے روز سے مجھے انفلوانزا کی شکایت ہے۔ ناک، گلے اور سانس کی نالی میں خراش ہے۔ نیز اگرچہ بخار تو نہیں ہے سارے جسم میں درد کی تکلیف ہے۔

پہلی آیت میں یہ بنیادی ہدایت دی گئی ہے کہ تقویٰ اللہ کا تقاضا ہے کہ انسان اس بات پر نظر رکھے کہ مستقبل کے لئے وہ کیا کر رہا ہے۔ اس میں شک نہیں کہ انسان کا ماضی سے گہرا تعلق ہے اور ہم اسے چھوڑ نہیں سکتے۔ اس کا لحاظ رکھنا، اُسے فراموش نہ ہونے دینا بھی ضروری ہے لیکن ماضی سے زیادہ جو چیز انسان سے تعلق رکھتی ہے وہ حال کا زمانہ ہے یا وہ زمانہ ہے جو لمحہ بہ لمحہ مستقبل سے حال میں تبدیل ہوتا چلا جاتا ہے۔ مستقبل کوئی ایسی چیز نہیں ہے جس نے کبھی آنا ہی نہ ہو۔ اور وہ ہمیشہ مستقبل ہی رہے۔ جو چیز مستقبل سے حال میں بدلتی چلی جاتی ہے جب تک وہ حال میں نہ بدلے ہم اسے مستقبل کہتے ہیں۔ مستقبل اپنی ذات میں دائمی حیثیت کا حامل نہیں ہوتا۔ وہ نہ صرف یہ کہ حال میں تبدیل ہو کر رہتا ہے بلکہ لمحہ بہ لمحہ حال میں تبدیل ہو رہا ہوتا ہے۔ اِس لحاظ سے دیکھا جائے تو مستقبل ہمارے حال کی تکمیل کرنے والا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اِس آیت میں فرمایا یہ ہے کہ انسان کو تقویٰ اللہ پر قائم ہو کر مضبوطی سے ایسے مقام پر کھڑا ہونا چاہیئے کہ اسے یہ اطمینان حاصل ہو سکے کہ میرا مستقبل جو کچھ بھی ہے جیسے جیسے وہ حال میں تبدیل ہوگا وہ میرے لئے دُکھ کا نہیں سُکھ کا موجب ہوگا۔

یہ تو اُس زندگی کی کیفیت ہے جو ہم اِس دُنیا میں گزارتے ہیں۔ یہاں مستقبل لمحہ بہ لمحہ حال میں تبدیل ہو رہا ہوتا ہے اور ہمیں یہ تاکید کی گئی ہے کہ ہم دنیا میں اِس طور پر زندگی گزاریں کہ مستقبل حال میں تبدیل ہو کر ہمارے لئے تکلیف کا موجب نہ بنے۔ لیکن ایک نہ ختم ہونے والا زمانہ بھی ہے جو اِس زندگی میں حال کی شکل اختیار نہیں کرتا اور وہ ہے اُخروی زندگی کا لامتناہی زمانہ۔ وہ بھی مستقبل ہی ہے۔ یہ زندگی اُس زندگی کا مقابلہ نہیں کر سکتی کیونکہ وہ دائمی ہے۔ مُتقی لوگ اس بات پر بھی نظر رکھتے ہیں کہ وہ اِس زندگی میں اُس مستقبل کو سنوارنے کی کوشش کرتے رہیں، تاکہ جب وہ مرنے کے بعد اُس زندگی میں داخل ہوں تو وہاں انہیں تکلیف نہیں بلکہ راحت میسّر آئے اور وہ زندگی اللہ تعالیٰ کی رضاء کے مطابق آرام سے گزرے۔

یہاں سوال پیدا ہوتا ہے کہ کس طرح اور کس طریق پر ہم مستقبل کو سنوار سکتے ہیں؟ دوسری آیت میں اس کا جواب دیا گیا ہے اور بتایا گیا ہے کہ مستقبل کو سنوارنے کا طریق یہ ہے کہ اپنے اللہ کو یاد رکھو۔ جو قومیں یا نسلیں اللہ کو یاد نہیں رکھتیں، اللہ تعالیٰ ایسے سامان کرتا ہے کہ وہ اپنے نفسوں کو بھول جاتی ہیں یعنی اپنی اور اپنی نسلوں کی فلاح پر ان کی نظر نہیں رہتی۔ جہاں تک خدا تعالیٰ کو بھولنے کا تعلق ہے یہ دو طرح پر ہوتا ہے۔ ایک بھولنا یہ ہے کہ ایسا شخص خدا تعالیٰ کی عبادت نہ کرے، اُس سے اُس کی پناہ نہ مانگے، اُس کے قہر اور غضب سے نہ ڈرے، اُس کی محبت اور اُس کے پیار کی قدر نہ جانے، اُس کی صفات کا رنگ اپنے پر نہ چڑھا کر اُس سے یکسر غافل ہو جاتا ہے۔ ایک بھولنا خدا کو یہ ہے کہ اُس نے جو احکام انسان کو اُس کے اپنے نفس کے متعلق، دوسرے بنی نوع کے متعلق، معاشرہ کے متعلق، اقتصادیات کے متعلق، سیاست کے متعلق دیئے ہیں انہیں

(باقی صلا)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

انسان کامل ــــ حضرت خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم

مکرم مولوی محمد انیس الرحمان صاحب صادق مربی سلسلہ

اللہ تعالیٰ نے بنی نوع انسان کی ہدایت کے لئے مختلف اوقات میں مختلف قوموں میں مختلف انبیاء علیہم السلام کو مبعوث فرماتا رہا ہے جن کی تعداد حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث کی رو سے ایک لاکھ چوبیس ہزار بیان کی جاتی ہے تمام انبیاء سابقین ایک محدود قوم کی طرف محدود تعلیم لیکر آتے رہے ہیں۔ چونکہ اگلی امتوں کی استعدادات محدود تھیں اس لئے ان کی تعلیمات بھی محدود تھیں۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں جسمانی اخلاقی اور روحانی استعدادیں اپنے عروج کو پہنچ گئی تھیں۔ اسلئے اللہ تعالےٰ نے آپ کو اکامل اور عالمگیر رسول بناکر مبعوث فرمایا۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے:-

قُلْ یٰاَیُّھَا النَّاسُ اِنِّیْ
رَسُوْلُ اللّٰہِ اِلَیْکُمْ
جَمِیْعًا۔

(سورۃ اعراف آیت ۱۵۹)

ایک اور مقام پر فرمایا:-

وَمَآ اَرْسَلْنٰکَ اِلَّا
رَحْمَۃً لِّلْعٰلَمِیْنَ

یعنی ہم نے تجھ کو تمام جہانوں کے لئے رحمت بناکر بھیجا ہے۔ اور آپ کو تمام دنیا کے لئے رحمت کا باعث قرار دیتے ہوئے بشیر اور نذیر بھی فرمایا ہے تا بنی نوع کی ہمدردی کامل رنگ میں ظہور پذیر ہو۔ اسی طرح اللہ تعالےٰ نے آپ کے لائے ہوئے دین اسلام اور شریعت کو کامل اور مکمل قرار دیا ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالےٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے۔

اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ
وَاَتْمَمْتُ عَلَیْکُمْ
نِعْمَتِیْ وَرَضِیْتُ
لَکُمُ الْاِسْلَامَ
دِیْنًا۔ (سورۃ مائدہ آیت ۴)

چونکہ اللہ تعالےٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کامل انسان اور کامل نبی قرار دیا ہے اس لئے آپ کو جو شریعت دین اسلام کی شکل میں عطا فرمائی ہے وہ بھی ہر لحاظ سے اور ہر اعتبار سے کامل ہے اور انسانی استعدادوں کی پوری پوری راہنمائی اور نشوونما کے سامان مہیا کئے جیسا کہ اس زمانہ کے مامور و مرسل حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں

"آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قوت قدسی اور کمال باطنی چونکہ اعلےٰ سے اعلیٰ درجے کا تھا جس سے بڑھ کر کسی انسان کا نہ کبھی ہوا اور نہ آئندہ ہوگا۔ اس لئے قرآن شریف بھی تمام پہلی کتابوں اور صحائف سے اس اعلیٰ مقام اور مرتبہ پر واقع ہوا ہے۔ جہاں تک کوئی دوسرا کلام نہیں پہنچا۔ کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی استعداد اور قوت قدسی سب سے بڑھی ہوئی تھی۔ اور تمام مقامات کمال آپ پر ختم ہو چکے تھے اور آپ انتہائی نقطہ پر پہنچے ہوئے تھے اس مقام پر قرآن شریف جو آپ پر نازل ہوا کمال کو پہنچا ہوا ہے اور جیسے نبوت کے کمالات آپ پر ختم ہو گئے اسی طرح پر اعجاز کلام کے کمالات قرآن شریف پر ختم ہو گئے آپ خاتم النبیین ٹھہرے اور آپ کی کتاب خاتم الکتب ٹھہری" (الحکم ۲۴ اپریل ۱۹۰۳ء)

اسی طرح حضور علیہ السلام فرماتے ہیں:-

"وہ تمام کمالات متفرقہ جو آدم سے لے کر مسیح ابن مریم تک نبیوں کو دئے گئے تھے کسی کو کوئی اور کسی کو کوئی وہ سب کے سب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میں جمع کر دئے گئے۔ اور اس طرح پر طبعاً آپ خاتم النبیین ٹھہرے اور ایسا ہی وہ جمیع تعلیمات اعتقادیات اور معارف جو مختلف کتابوں میں چلے آتے ہیں وہ قرآن شریف پر آکر ختم ہو گئے اور قرآن شریف خاتم الکتب ٹھہرا"

(الحکم ۳۱ جولائی ۱۹۰۲ء)

صرف یہی نہیں کہ اللہ تعالےٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ تمام کمالات کو ختم کیا ہے اور تمام انبیاء سابقین پر آپ کو فضیلت دی ہے۔ بلکہ آپ کے ذریعہ وہ انقلاب دنیا میں ظاہر ہوئے جو کسی اور نبی کے ذریعہ سے ظاہر نہیں ہوئے جیسا کہ امام الزمان علیہ السلام اپنی کتاب آئینہ کمالات اسلام میں فرماتے ہیں

"وہ انسان جس نے اپنی ذات سے اپنی صفات سے اپنے افعال سے اپنے اعمال سے اور اپنے روحانی اور پاک قویٰ کے پُر زور دریا سے کمال تام کا نمونہ علماً و عملاً و صدقاً و ثباتاً دکھلایا وہ انسان کامل کہلایا وہ انسان جو سب سے زیادہ کامل اور انسان کامل تھا اور کامل نبی تھا اور کامل برکتوں کے ساتھ آیا جس سے روحانی بعث اور حشر کی وجہ سے دنیا کی پہلی قیامت ظاہر ہوئی اور ایک عالم کا عالم مرا ہوا اس کے آنے سے زندہ ہو گیا وہ مبارک نبی حضرت خاتم الانبیاء امام الاصفیاء ختم المرسلین فخر النبیین جناب محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں"۔

(اتمام الحجہ صفحہ ۲۵)

حضور علیہ السلام آپ کے اکمل اور اتم اور افضل اور اعلیٰ اور ارفع نبی قرار دئے جانے کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:-

"وہ اعلیٰ درجہ کا نور جو انسان کو دیا گیا یعنی انسان کامل کو وہ ملائک میں نہیں تھا نجوم میں نہیں تھا۔ قمر میں نہیں تھا آفتاب میں نہیں تھا وہ زمین کے سمندروں اور دریاؤں میں بھی نہیں تھا۔ وہ لعل اور یاقوت اور زمرد اور الماس اور موتی میں بھی نہیں تھا غرض وہ کسی چیز ارضی اور سماوی میں نہیں تھا صرف انسان میں تھا یعنی انسان کامل میں جس کا اتم اور اکمل اور اعلیٰ و ارفع فرد ہمارے سید و مولیٰ سید الانبیاء سید الاخیار محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں"

(آئینہ کمالات اسلام صفحہ ۱۶۰)

ایک اور جگہ حضور فرماتے ہیں:-

"اب آسمان کے نیچے فقط ایک ہی نبی اور ایک ہی کتاب ہے یعنی حضرت محمد مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم جو اعلیٰ و افضل سب نبیوں سے اور اتم اور اکمل سب رسولوں سے اور خاتم الانبیاء اور خیر الناس ہیں جن کی پیروی سے خدائے تعالےٰ ملتا ہے اور ظلمانی پردے اٹھتے ہیں اور اسی جہان میں سچی نجات کے آثار نمایاں ہوتے ہیں"

(براہین احمدیہ حاشیہ در حاشیہ نمبر ۳ صفحہ ۲۶۴)

الغرض آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کامل انسان اور اکمل انسان ہیں آپ کے ذریعہ جو ہدایت اور اصلاح اور انقلاب دنیا میں رونما ہوئے اس کا غیر مسلم بھی اعتراف کرتے ہیں۔ کونٹ ایڈورڈ ٹالسٹائی روسی فلاسفر لکھتے ہیں:-

"اس میں ذرا بھی شبہ نہیں ہو سکتا کہ حضرت محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) حقیقت میں بڑے عظیم الشان مصلحین میں سے تھے آپ نے نسل انسانی کی بہترین خدمت سرانجام دی ہے یہ آپ ہی کو فخر حاصل ہے کہ ایک ملک کو صداقت کی روشنی سے منور کر دیا۔ اور تمام عرب کو ان خانہ جنگیوں سے نکال کر جن میں وہ مبتلا تھے امن و آرام کی زندگی بسر کرنی سکھائی آپ نے عربوں کو متقی اور با خدا بنا دیا اور ان کو انسانی قربانی اور ایک دوسرے کو قتل و غارت کی بد رسوم سے جن میں وہ گرفتار تھے نجات بخشی۔ آپ نے دنیا کے لئے ترقی و تمدن کے دروازے کھول دیئے اور یقیناً اتنا مہتم بالشان کام سوائے اس شخص اور کوئی نہیں کر سکتا جس کو

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خدا کی طرف سے غیر معمولی
طاقتیں عطا ہوتی ہوں
اور ایسی شخصیت ہر قسم
کی عزت و احترام کی
مستحق ہے۔

(بحوالہ برگزیدہ رسول غیروں میں مقبول صفحہ ۳۴-۳۵)

اسی طرح مسٹر تھامس کارلائل اپنی کتاب "ہیرو اینڈ ہیرو ورشپ" (Hero and Hero worship) میں لکھتے ہیں:

"حضرت محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کا قلب نہایت صاف اور ان کے خیالات و افکار ہوا و ہوس سے بالکل پاک تھے وہ نہایت سرگرم ریفارمر (مصلح) اور اہل اللہ بزرگ تھے آج بھی ان کی صداقت اظہر من الشمس ہے۔ آپ روشن چشم۔ فراخ حوصلہ کریم النفس۔ معاشرت پسند اور درد سے بھرے دل کے مالک بادیہ نشین کے خیالات جاہ طلبی سے کوسوں دور تھے۔ ان کا شمار ان لوگوں میں تھا جن کا شعار سچائی کے سوا اور کچھ نہیں ہوتا۔ جو کہ فطرتاً پاک اور سچے ہوتے ہیں۔۔۔

نپولین۔ برنز۔ میرابو کرن موہل اور بہت سے ایسے افراد جو دنیا کو فساد اور گمراہی سے بچا کر نجات اور فلاح کے راستہ پر لائے ہیں بڑے مقتدر گزرے ہیں۔ لیکن آنحضرت (صلی اللہ علیہ وسلم) کی عظمت کے سامنے ان سب کو سر تسلیم خم کرنا پڑتا ہے آپ کی ذات خلوص و صداقت اور سچے اعتقادات کا خزانہ ہے۔ آپ کا ہر فعل تصنع اور تکلف سے مبرا اور حقیقت پر مبنی اپنے آپ کو عامۃ الناس کی طرح سمجھتے تھے اور کسی بڑے سے بڑے کام کی تکمیل پر بھی مفاخرت کے شور اور ادراک سے کوسوں دور تھے آپ کی سیرت طیبہ کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ ابتدائے عمر سے آپ پاکباز اور امین تھے۔ آپ کی ایک ایک بات حکمت کے خزانہ کی کنجی تھی اور آپ نے وہ تمام مشکلات جو کسی کو زندگی میں پیش آ سکتی ہیں سب حل کر دیں۔ آپ کا طریق معاشرت۔ شرافت۔ اخلاق اور تہذیب کا سبق آموز تھا آپ ضرورت کی بات ہی منہ سے نکالتے تھے۔۔۔

۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

اور جو بات فرماتے وہ حکمت اور راہنمائی پر مبنی ہوتی اور درحقیقت کلام مبین کی ایسی ہی شان ہوتی ہے۔

اسی طرح لکھتے ہیں:

"مورخین بالاتفاق لکھتے ہیں کہ آنحضرت (صلے اللہ علیہ وسلم) اپنے لباس میں خود پیوند لگاتے کیا اس سے بلند مثال دنیا کی تاریخ پیش کر سکتی ہے؟ آپ نے موٹے کپڑے پہن کر اور نان جویں کھا کر تبلیغ دین اور وعظ توحید حق میں زندگی گزار دی۔ آپ کی دن رات یہی کوشش ہوتی کہ لوگ نفاق اور فضیلت نفس اور اچھی عادتیں سیکھیں۔ آپ نے ضعیف اور کمزوروں کی طرح کبھی شہر یا حکومت پسند نہ کی۔ کبھی دنیاوی جاہ اور مرتبہ کو وقعت کی نظر سے نہ دیکھا۔ یہ آپ کی روحانی تعلیم کی برکت تھی کہ وحشی اور متعصب اور جاہل عرب مہذب اور شائستہ بن گئے۔"

بالآخر دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی کامل اتباع کرنے کی توفیق عطا فرمائے تاکہ ہم فلاح دارین حاصل کر سکیں۔ آمین

زکوٰۃ کی ادائیگی
اموال کو بڑھاتی
اور تزکیہ نفس کرتی
ہے

خوش آمدی نیک آمدی

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی یورپ سے کامیاب و بامراد مراجعت پر خیر مقدمی نغمہ۔

اے ناصرِ دینِ متیں۔ اس دور کے حسنِ حسیں
اے مدعائے مومنیں۔ اے رہنمائے سالکیں
"خوش آمدی نیک آمدی"

مسرور ہیں اہلِ چمن۔ ہر برگِ گل ہے خندہ زن
اے حافظِ شیریں سخن۔ تم ہو بہاروں کے امیں
"خوش آمدی نیک آمدی"

خوشبو سے دل معمور ہیں۔ چہرے مجسم نور ہیں
خورد و کلاں مسرور ہیں۔ ہے جلوہ گر ماہِ مبیں
"خوش آمدی نیک آمدی"

تثلیث کے امصار میں۔ مادہ پرست احرار میں
ہر زمرۂ اغیار میں۔ حاصل ہوئی فتحِ مبیں
"خوش آمدی نیک آمدی"

قرآن کے انوار سے۔ تاریک دل روشن کئے
ظلمات کے پردے اٹھے۔ اے نیّرِ پاک کے رواں امیں
"خوش آمدی نیک آمدی"

ملک سویڈن کی فضا۔ گونجی جہاں حق کی صدا
مسجد ہوئی اس کو عطا۔ چمکے گا واں اب مہرِ دیں
"خوش آمدی نیک آمدی"

شبیر ہے سجدہ کناں۔ دل میں ہے شکرِ امتناں
آئے ہیں پھر جانِ جہاں۔ ہیں نغمہ خواں سب ہم نشیں
"خوش آمدی نیک آمدی"

(شبیر احمد واقف زندگی تحریک جدید ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قسط ۳

وعدہ کنندگان سرائے خدمت

(۳)

نمبر شمار	نام وعدہ کنندہ	مجلس	رقم وعدہ	وصولی رقم
۹۳-	مکرم ماسٹر دل محمد صاحب قائد مجلس	۳۹۳ ای۔ بی	۵۰۰/-	×
۹۴-	" مبارک احمد صاحب	" "	۱۵۰/-	×
۹۵-	" ڈاکٹر نصیر احمد صاحب	۹۳/۱۲-L	۵۰۰/-	×
۹۶-	" چوہدری ناصر احمد صاحب	۲۷۳ ای۔ بی	۲۰/-	×
۹۷-	" گلزار احمد صاحب	" "	۲۰/-	×
۹۸-	" مشتاق احمد صاحب قائد مجلس	" "	۲۰/-	×
۹۹-	" غلام مصطفےٰ صاحب	میرک	۱۰۰/-	۱۰۰/-
۱۰۰-	" سید منصور احمد شاہ	پاکپتن	۵۰۰/-	×
۱۰۱-	" چوہدری غلام احمد صاحب ٹھیکیدار	دیپالپور	۵۰۰/-	×
۱۰۲-	" بابو محمد سلیم صاحب	"	۵۰۰/-	×
۱۰۳-	مجلس خدام الاحمدیہ	"	۴۰۰/-	×
۱۰۴-	مکرم نصیر الدین صاحب قائد مجلس	منڈی ہیرا سنگھ	۵۰۰/-	۱۰۰/-
۱۰۵-	" حمید الدین صاحب	"	۵۰۰/-	×
۱۰۶-	" ڈاکٹر محمد نواز صاحب	"	۵۰۰/-	×
۱۰۷-	" عبد الرحمٰن صاحب	مظفر گڑھ	۵۰۰/-	×
۱۰۸-	مجلس خدام الاحمدیہ	"	۵۰۰/-	×
۱۰۹-	مکرم ناصر احمد صاحب باجوہ	"	۵۰۰/-	×
۱۱۰-	قیادت ضلع	ڈیرہ غازیخان	۵۰۰/-	×
۱۱۱-	مجلس خدام الاحمدیہ	"	۵۰۰/-	×
۱۱۲-	"	راجن پور	۵۰۰/-	×
۱۱۳-	مکرم رانا مبارک احمد صاحب	بہاول پور	۵۰۵/-	۵۰۵/-
۱۱۴-	" نذیر نعیم صاحب	"	۵۰۰/-	×
۱۱۵-	" ماسٹر شبیر حسین صاحب	۱۸۲ مراد	۵۰۰/-	×
۱۱۶-	" چوہدری محمد شریف صاحب نمبردار	۲۲ حمید آباد	۵۰۰/-	×
۱۱۷-	" افضال احمد صاحب منیر	بہاول پور	۵۰۰/-	×
۱۱۸-	مجلس خدام الاحمدیہ بہاول نگر	بہاول نگر	۵۰۰/-	۴۷۰/-
۱۱۹-	مکرم رانا احمد خان صاحب مرحوم بذریعہ رانا محمد خان صاحب ایڈووکیٹ	"	۵۰۰/-	×
۱۲۰-	" چوہدری ناصر احمد صاحب قائد مجلس	۱۶۶/7-R	۵۰۰/-	×
۱۲۱-	مجلس خدام الاحمدیہ	۱۴۱ مراد	۵۰۰/-	×
۱۲۲-	" "	۱۶۶ مراد	۵۳۰/-	۵/-
۱۲۳-	مکرم فیض احمد خان صاحب رانا	۱۶۸ مراد	۵۰۰/-	×
۱۲۴-	" محمد ریاض صاحب قمر ایڈووکیٹ	ہارون آباد	۵۰۰/-	×
۱۲۵-	۴۳ خدام مجلس	بھاٹی گیٹ لاہور	۱۴۴۷/-	×
۱۲۶-	۳۸ اطفال مجلس	" "	۲۱۸۷/-	×
۱۲۷-	مکرم چوہدری نصیر احمد صاحب ایڈووکیٹ	کھاریاں	۵۰۰/-	×
۱۲۸-	" محمد اعجاز صاحب	بھڈال	۵۰۰/-	×
۱۲-	مجلس خدام الاحمدیہ	"	۵۰۰/-	×
۱۳۰-	مکرم ملک سلطان رشید خاں صاحب	کوٹ فتح خان	۵۰۰/-	×
۱۳۱-	" خواجہ محمد عثمان صاحب بذریعہ محترمہ نسیم اختر صاحبہ	لاہور	۵۰۰/-	۱۰۰/-
۱۳۲-	" فضل حسین صاحب مرحوم بذریعہ شیخ کریم احمد صاحب	لائلپور	۵۰۰/-	×
۱۳۳-	" عبد الشکور صاحب قائد مجلس	اسلامیہ پارک لاہور	۵۰۰/-	۶۹/-
۱۳۴-	" عقیل احمد صاحب	دار النصر غربی ربوہ	۵۰۰/-	×

(باقی)

ولادت

۱- وقفِ جدید کے کارکن مکرم کو لمبیس خان صاحب کو اللہ تعالیٰ نے مورخہ ۲۸ر اکتوبر ۱۹۷۵ء بروز منگل لڑکی عطا فرمائی ہے۔ نومولودہ مکرم میاں حیات محمد صاحب آف کلسیاں حال دار النصر غربی ربوہ کی پوتی اور محترم کیپٹن محمد سعید صاحب ربوہ کی نواسی ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ نومولودہ کو صحت و سلامتی والی لمبی عمر عطا فرمائے اور خادمہ دین بنائے۔ (آمین)

۲- ۱۱ر اخاء (اکتوبر) ۱۳۵۴ھش کو اللہ تعالیٰ نے مکرم ملک بشیر احمد صاحب جہلمی انسپکٹر مال وقفِ جدید انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو اپنے خاص فضل سے تیسرا بیٹا عطا فرمایا ہے۔ نومولود مکرم ملک محمد عظیم صاحب آف بوچھال کلاں ضلع جہلم کا پوتا اور مکرم مرزا بشیر احمد صاحب مرحوم ربوہ کا نواسہ ہے۔

احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو لمبی، نیک اور با اقبال زندگی دے اور اسے والدین کے لئے قرۃ العین بنائے۔ آمین

(صوفی) خدا بخش عبد زیروی۔ نائب ناظم مال وقفِ جدید۔ ربوہ)

دعائے نعم البدل

عزیز ممتاز حسین صاحب امتیاز کارکن خلافت لائبریری کو اللہ تعالیٰ نے بیٹا مورخہ یکم نومبر ۱۹۷۵ء کو عطا فرمایا جو تھوڑے عرصہ کے بعد بقضائے الٰہی فوت ہو گیا۔ اِنّا لِلّٰہِ وَ اِنّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔

زچہ کی حالت کمزور ہے۔ قارئین الفضل دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ عزیز کو نعم البدل عطا فرمائے اور زچہ کو اپنے فضل سے کامل و عاجل شفاء عطا فرمائے اور صبر جمیل کی توفیق بخشے۔ (آمین)

(بشیر احمد سیال انسپکٹر اصلاح و ارشاد ربوہ)

درخواستہائے دعا

۱- بسرم عزیز محمد اقبال ملک اپنی نو بیاہتا دلہن کے ہمراہ ۲۵ر اکتوبر ۱۹۷۵ء بوقت دس بجے شب بذریعہ ہوائی جہاز عازم کینیڈا ہو گیا ہے۔ احباب کرام دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان کا سفر و حضر میں حافظ و ناصر ہو۔ اُن کا وہاں پر قیام ہر لحاظ سے بابرکت کرے اور دینی و دنیوی حسنات سے نوازے۔ آمین

(ملک محمد یعقوب (ریٹائرڈ صوبیدار میجر۔ ڈی ۳۔ گورنمنٹ کالج آف ٹیکنالوجی کیمپس راولپنڈی)

۲- خاکسار ان دنوں عجیب و غریب پریشانیوں اور اُلجھنوں میں مبتلا ہے۔ احبابِ جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ان کو اپنے فضل سے دُور کرے۔ آمین

(محمد اکرم شاہد۔ ملیر چھاؤنی کراچی نمبر ۹)

۳- خاکسار کے والد محترم میاں محمد سعید صاحب فیکٹری ایریا ربوہ کاروباری اور گھریلو پریشانیوں میں مبتلا ہیں احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان کی جملہ پریشانیوں کو دُور فرمائے۔

(نعیم احمد طاہر پلاسٹک والے سیالکوٹ)

۴- مَیں اور میرے آٹھ ساتھی ایک قتل کے مقدمہ میں ملوث ہیں۔ دوست دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کو باعزت بری فرمائے۔ آمین

(چوہدری سعید احمد گورائیہ۔ گج تحصیل ڈسکہ ضلع سیالکوٹ)

۵- خاکسار کا اور دوسرے احمدی بھائیوں کا ۱۴-۱۵-۱۶ر اکتوبر سے I-II-III پروفیشنل (ایم۔ بی۔ بی۔ ایس) کے امتحانات ہو رہے ہیں۔ احبابِ جماعت سے درخواستِ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مجھے اور تمام احمدی بھائیوں کو امتحان میں اعلیٰ کامیابیوں سے ہمکنار کرے۔ آمین

(مبشر احمد۔ بہاولپور)

۶- مکرم سیّد محمد باقر صاحب خوشنویس ربوہ ایک ہفتہ سے بعارضہ بخار بیمار ہیں۔ اور فضل عمر ہسپتال میں داخل ہیں۔ گو بخار میں اب کچھ افاقہ ہے مگر کمزوری بہت ہے۔ احبابِ جماعت سے درخواست ہے کہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں مکمل صحت عطا فرمائے۔ آمین

(نور الدین خوشنویس دفتر روزنامہ الفضل۔ ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

لندن میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی مصروفیات

(بقیہ صہ ۲)

تو وہ نظر انداز کر دیتا ہے اور اپنی چلانے اور من مانی کرنے لگتا ہے۔

خدا تعالیٰ کو بھولنے کا نتیجہ کیا ہوتا ہے؟

اس کا ذکر اللہ تعالیٰ نے تیسری آیت میں کیا ہے اور بتایا ہے کہ ایسے لوگوں پر خدا کے غضب کی آگ بھڑکتی ہے۔ وہ اس دنیا میں بھی خسارہ میں رہتے ہیں اور اگلے جہان میں بھی خسارہ ان کے لئے مقدر ہوتا ہے، کیونکہ وہاں جہنم ان کا ٹھکانہ ہو گی۔ برخلاف اس کے جو لوگ تقویٰ اللہ پر قائم ہو کر خدا تعالیٰ کو ہمیشہ یاد رکھتے ہیں، اُس کی عبادت بجا لاتے ہیں اس سے اُس کی پناہ طلب کرنے میں سُست نہیں ہوتے، اپنے آپ کو اُس کی صفات کے رنگ میں رنگین کرنے کی کوشش کرتے ہیں اور اس کے جملہ احکام بجا لا کر دُنیوی اور اُخروی فلاح کے لئے ہمیشہ کوشاں رہتے ہیں ان کے لئے اس دنیا کو بھی جنت بنا دیا جاتا ہے اور آخرت میں بھی ان کے لئے جنت مقدر ہوتی ہے۔

آپ لوگوں پر جو اس ماحول میں زندگی بسر کر رہے ہیں بہت بڑی ذمہ داری عائد ہوتی ہے اور وہ ذمہ داری یہ ہے کہ آپ یہ سوچتے رہیں کہ کہیں ہم نے اپنی اور اپنی نسلوں کی فلاح کو بھلا تو نہیں دیا۔ آپ یہاں کے لوگوں اور ان کے معاشرہ کی نقل کر کے نہیں بلکہ خدا تعالیٰ کو ہمیشہ یاد رکھ کر اس کی اطاعت کا جُوا اپنی گردنوں پر اُٹھا کر اور اس کے جملہ احکام بجا لا کر ہی اس کا فضل حاصل کر سکتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں عقل اور سمجھ اور فراست عطا کرے تاکہ ہم اس کے بتائے ہوئے طریق کے مطابق مستقبل کو سنوارنے میں کوشاں رہ کر اُس کا فضل حاصل کر سکیں اور ہمیشہ ہی حاصل کرتے چلے جائیں۔

اس بصیرت افروز خطبہ کے بعد حضور نے جمعہ اور عصر کی نمازیں پڑھائیں۔ اس جمعہ بھی لندن کے مختلف حصوں سے ہی نہیں بلکہ انگلستان کے دُور و نزدیک مقامات سے احباب حضور ایدہ اللہ کی اقتداء میں نماز ادا کرنے اور حضور کے روح پرور ارشادات سے فیضیاب ہونے کی سعادت حاصل کرنے کی غرض سے آئے ہوئے تھے۔ نہ صرف مسجد نمازیوں سے پُوری طرح بھری ہوئی تھی بلکہ محمود ہال کا اکثر حصہ بھی نمازیوں سے پُر تھا۔

نماز پڑھانے کے بعد جب حضور مسجد سے قیام گاہ تشریف لے جا رہے تھے تو مکرم چوہدری رشید احمد صاحب جنرل سیکرٹری جماعت احمدیہ لندن نے اپنی انگریزی کتاب "Golden Deeds of Muslims" (مسلمانوں کے سنہری کارنامے) کا ایک نسخہ بطور تحفہ حضور کی خدمت میں پیش کیا۔ مکرم چوہدری صاحب نے یہ کتاب محکمہ تعلیم کے ایماء پر برطانوی سکولوں کے نوعمر طلباء کے عام مطالعہ کے لئے لکھی ہے اور اسے "دی اسلامک پبلیکیشنز لندن" نے بہت اہتمام سے شائع کیا ہے۔ حضور نے یہ تحفہ بخوشی قبول فرماتے ہوئے ان کی اس قلمی خدمت پر خوشنودی کا اظہار فرمایا اور دُعا دی کہ اللہ تعالیٰ ان کی اس کوشش میں برکت ڈالے اور اسے قبول فرمائے۔

ساڑھے پانچ بجے شام حضور نے محمود ہال میں تشریف لا کر مکرم داؤد احمد صاحب گلزار کی صاحبزادی عزیزہ سلمیٰ ناہید گلزار سلمہا کی تقریبِ رخصتانہ میں شرکت فرمائی۔ عزیزہ سلمیٰ ناہید حضرت مولوی قدرت اللہ صاحب سنوری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی پوتی ہیں۔ ان کا نکاح راجہ انور احمد صاحب ابن محترم میاں غلام محمد صاحب ربوہ کے ساتھ یکم مارچ ۱۹۷۵ء کو حضور ایدہ اللہ کی اجازت سے محترم مولانا عبد المالک خان صاحب ناظر اصلاح و ارشاد نے ربوہ میں پڑھا تھا۔ حضور ایدہ اللہ کے تشریف لانے اور صدر جگہ پر رونق افروز ہونے کے بعد تقریب رخصتانہ کا آغاز تلاوت قرآن مجید سے ہوا جو مکرم منیر الدین صاحب شمس نائب امام مسجد لندن نے کی۔ بعدہٗ مکرم چوہدری عبد الکریم صاحب نے سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ایک دعائیہ نظم خوش الحانی سے پڑھ کر سُنائی۔ نظم کا پہلا شعر یہ تھا۔

بڑھتی رہے خدا کی محبت خدا کرے
حاصل ہو تم کو دید کی لذت خدا کرے

بعدہٗ حضور کی اجازت سے مہمانوں کی خدمت میں چائے پیش کی گئی جس کے اختتام پر حضور نے رشتہ کے بابرکت ہونے کی دُعا کرائی۔ جملہ حاضرین اس دعا میں شریک ہوئے۔

حضور رات کو ساڑھے نو بجے کے بعد مشن ہاؤس کی تیسری منزل میں تشریف لا کر احباب کے درمیان رونق افروز ہوئے۔ اس موقع پر حضور کی اجازت سے مکرم ہدایت اللہ بھنو آف ماریشس نے حضور کے ۱۹۷۳ء کے دورہ برطانیہ کی سلائیڈز دکھائیں۔ اس مجلس میں مکرم ہدایت اللہ بھنو کے والد محترم جناب احمد ید اللہ صاحب بھی موجود تھے جو حضور ایدہ اللہ سے ملاقات کا شرف حاصل کرنے کی غرض سے حال ہی میں ماریشس سے لندن تشریف لائے ہیں۔ یہ پُر لطف اور ایمان افروز مجلس ساڑھے دس بجے شب برخاست ہوئی۔

۱۱؍ اکتوبر ۱۹۷۵ء بروز ہفتہ

ہر چند کہ آج بھی حضور کی طبیعت انفلوانزا کی وجہ سے ناساز تھی پھر بھی حضور نے دس بجے صبح دفتر میں تشریف لا کر ڈاک ملاحظہ فرمائی اور آمدہ خطوط کے جواب لکھوائے۔ بارہ بجے سے ایک بجے تک حضور نے بیرونی مقامات سے تشریف لانے والے احباب کو شرف ملاقات عطا فرمایا۔ ان میں مکرم ڈاکٹر حمید احمد خان صاحب اور ان کی اہلیہ محترمہ ساجدہ صاحبہ ہائی وے پول، مرزا مسعود احمد صاحب آکسفورڈ، مسز خواجہ شریف احمد صاحب بمع ہمشیرہ صاحبہ ہانسلو، مکرم عبد اللہ صاحب گھانا، مکرم آشد خان صاحب آکسفورڈ، نیز ڈاکٹر عبد اللہ صاحب بمع فیملی، مسٹر کویا اور مکرم مولوی شریف احمد صاحب امینی مع فیملی شامل تھے۔

پونے دو بجے بعد دوپہر حضور نے محمود ہال میں تشریف لا کر مکرم راجہ انور احمد صاحب ابن محترم میاں غلام محمد صاحب ربوہ کی دعوتِ ولیمہ میں شرکت فرمائی۔ ان کی شادی زینت سلمیٰ ناہید گلزار صاحبہ بنت مکرم داؤد احمد صاحب گلزار کے ساتھ ایک روز قبل ہوئی تھی۔ دعوتِ طعام کے اختتام پر جس میں مقامی احباب بہت کثیر تعداد میں شریک ہوئے حضور نے رشتہ کے بابرکت ہونے کے لئے دعا کرائی۔

رات ساڑھے آٹھ بجے حضور ایک دعوت میں شرکت فرمانے کی غرض سے جو مکرم نذیر احمد صاحب ڈار نے حضور کے اعزاز میں دی تھی اُن کے گھر تشریف لے گئے۔ دعوت میں حضور ایدہ اللہ اور حضرت سیدہ بیگم صاحبہ مدظلہا کے علاوہ محترم جناب چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب، محترم صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب، محترم صاحبزادہ مرزا حمید احمد صاحب، محترم صاحبزادہ مرزا مجید احمد صاحب، محترم شاہد احمد خان صاحب، مکرم بشیر احمد خان صاحب امام مسجد لندن، مکرم منیر الدین صاحب شمس نائب امام، مکرم چوہدری رشید احمد صاحب جنرل سیکرٹری جماعت احمدیہ لندن اور متعدد دیگر مقامی احباب نے بھی شرکت فرمائی۔ اس موقع پر حضور نے احباب سے گفتگو فرماتے ہوئے انسانی زندگی کو برقرار رکھنے کے سلسلہ میں اللہ تعالیٰ کے پیدا کردہ محیر العقول نظام حیات اور اس کی قدرت کاملہ کے جلووں پر بہت پُر معارف انداز میں روشنی ڈالی۔ دعوت کے اختتام پر حضور نے اجتماعی دُعا کرائی جس میں جملہ حاضر احباب شریک ہوئے۔ حضور وہاں سے دس بجے رات کے بعد واپس تشریف لائے۔

۱۲ اور ۱۳؍ اکتوبر ۱۹۷۵ء بروز اتوار و پیر

علالتِ طبع کے باوجود آرام نہ کرنے اور کام میں بے انتہا مصروف رہنے کے باعث حضور کی انفلوانزا کی تکلیف بہت بڑھ گئی جس کی وجہ سے حضور ۱۲؍ اور ۱۳؍ اکتوبر کو دفتر میں تشریف نہیں لا سکے البتہ حضور نے قیام گاہ میں مکرم صاحبزادہ مرزا مجید احمد صاحب پرائیویٹ سیکرٹری اور مکرم شاہد احمد خان صاحب کو طلب فرما کر دفتر کے بعض ضروری کاموں سے متعلق انہیں ہدایات دیں اور حضور کی زیر ہدایت دفتر میں حسب معمول کام جاری رہا۔ ان دونوں ایام میں حضور کی زیر ہدایت مسجد فضل لندن میں نمازیں مکرم بشیر احمد صاحب رفیق، امام مسجد لندن نے پڑھائیں۔

بارعایت
سُوتی و ریشمی ملبوسات
خریدنے کے لئے
مومن کلاتھ ہاؤس
گولبازار ربوہ۔ فون ۵۱۷

زد جام عشق
اعصاب کو طاقت دینے اور تمام جسمانی کمزوری دُور کرنے کے لئے مفید ہے۔
مکمل کورس ...۔ ۳۵
المنار دواخانہ۔ ربوہ

درخواست دعا

میرے بیٹے عزیز رفیق احمد کو کار کا حادثہ پیش آگیا ہے جس سے سر، پیٹ اور ٹانگ پر چوٹ آئی ہے احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اسے اپنے فضل سے کامل صحت عطا فرمائے۔
(مرزا البشیر احمد آف لنگروال سیالکوٹ)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

تریاق اٹھرا اٹھرا کے علاج کے لئے کورس -/۲۰ روپے
نور نظر اولادِ نرینہ کے لئے کورس -/۲۵ روپے
خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ ربوہ۔ فون ۳۸۱